اپنے آباواجداد کا پیرو تھا۔ دوسرے مقالہ "ہندوستان کے لئے اسٹیٹ بنکس" میں ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے اس پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرح ہندوستان میں بھی اسٹیٹ بنکس کی طرح ڈالی جائے تو وہ کامیابی کے ساتھ چل سکتے ہیں یا نہیں؟ اس سلسلہ میں بلغاریہ اور ہندوستان دونوں کی معیشت کا اعداد وشمار سے مقابلہ کرکے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جب بلغاریہ میں اسٹیٹ بنکس کامیابی سے چل سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہندوستان میں ناکام رہیں۔ اس شعبہ کا تیسرا اور آخری مقالہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا ہے جس میں انھوں نے مسلمانوں کے سیاسی نظریے" کے زیر عنوان اسلام کے اصول مساوات وعدل اور حکومت کے روحانی تصور وعالمگیری کو بیان کرکے اس پر زور دیا ہے کہ چونکہ آج کل مسلمانوں میں عود الی القدیم کا جذبہ ترقی پا رہا ہے اس لئے یہ وقت ہے کہ ہم اسلام کے سیاسی نظریوں کا مطالعہ دقتِ نظر اور غور وفکر سے کریں۔

غرض یہ ہے کہ یہ مجموعہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے بلند پایہ اور قابل قدر مضامین پر مشتمل ہے۔ اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

مردہ لادینی افکار سے افرنگ میں عشق　　　عقل بے ربطی افکار سے مشرق میں غلام

بڑی بات یہ ہے کہ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ کے افکار میں نہ لادینی پائی جاتی ہے اور نہ بے ربطی اس لئے ان کے ہاں "عشق" بھی زندہ ہے اور "عقل" بھی غلام نہیں۔

آفتاب تازہ از احسان صاحب بی۔ اے۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۱۲ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلد ۱۲؍ پتہ:۔ نصرت بک ڈپو مین بازار مزنگ لاہور۔

یہ احسان صاحب کے چار افسانوں کا مجموعہ ہے لیکن ان میں جدت یہ ہے کہ زبان اور اندازِ بیان بالکل افسانوی ہے لیکن واقعات تاریخی ہیں اور وہ بھی کسی شہزادہ یا وزیر زادہ کی داستانِ عشق ومحبت نہیں بلکہ خالص تبلیغِ اسلام سے متعلق چنانچہ پہلا افسانہ "مقدس مسافر" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سفر طائف سے متعلق ہے جو آپ نے وہاں کے لوگوں کو کلمۂ حق سے آگاہ کرنے کے لئے کیا تھا اور جس میں آپ کو سخت ترین اذیتیں دی گئی تھیں۔ دوسرے افسانہ "جادۂ نو" میں حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کا۔ اور تیسرے افسانہ "قیدی" میں ثمامہ بن اثال کے مسلمان ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ چوتھا افسانہ "اذان" بھی تبلیغی ہے جس میں خان اعظم تیمور سلطان کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احسان صاحب کی یہ جدت لائق تحسین اور قابل داد ہے۔ ان افسانوں کا پڑھنا "ہم خرما و ثواب" کا مصداق ہے۔ لطف یہ ہے کہ لائق افسانہ نگار نے ان خالص تاریخی اور تبلیغی واقعات کو ایسے موثر اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر ان کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر احسان صاحب اسی طرح تاریخ اسلام کے چند اور تبلیغی واقعات کو افسانوی رنگ میں لکھیں تو ہماری رائے میں اس طرح وہ اپنی ادبی صلاحیتوں کو ایک بہترین مصرف میں صرف کر کے اپنے لئے ایک خاص امتیاز پیدا کر سکیں گے ورنہ آجکل محض "افسانہ نویس" ہونا کوئی نئی اور عجوبہ بات نہیں۔ جو لوگ اردو الفاظ کا تلفظ بھی صحیح نہیں کر سکتے "نئے ادب" کی بارگاہ سے ان کے لئے بھی بڑے بڑے ادبی القاب کی کمی نہیں ہے۔

دل کی باتیں از جناب سید کاظم صاحب دہلوی تقطیع خورد ضخامت ۲۰۰ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر۔ قیمت دو روپیہ۔ پتہ:۔ منیجر رسالہ کہکشاں گلی شاہ تارا دہلی۔

سید کاظم صاحب دہلوی کو میدان افسانہ نگاری میں آئے ہوئے کچھ زیادہ دن نہیں ہوئے لیکن اُن کی تحریر کے اچھوتے پن، زبان کی شستگی اور تخیل کی ہمواری سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہنہ مشق ادیب ہیں اور انھوں نے اپنے آپ کو لوازم انشا سے پورے طور پر آراستہ کر لینے کے بعد میدان افسانہ نگاری میں قدم رکھا ہے یہ کتاب موصوف کے تیرہ افسانوں کا مجموعہ ہے جن میں عشق و حسن کے راز و نیاز۔ سرمایہ و محنت کی آویزش و کشمکش بزم طرب کے قہقہے اور خندہ باریاں محفل ماتم کی نالہ ریزی اور فغاں سنجیاں، سنجیدگی اور ظرافت سبھی کچھ موجود ہے۔ افسانے مجموعی حیثیت سے دلچسپ اور زبان و بیان کی خوبی کے لحاظ سے لائق تحسین و آفرین ہے۔